قارئین کے سوالات غلام مصطفیٰ ظہیرامن پوری

سوال ①: حدیث أصحابی کالنّجوم ، بأیّهم اقتدیتم اهتدیتم بلحاظِ سند کیسی ہے؟

جواب: أصحابی کالنّجوم ، بأیّهم اقتدیتم اهتدیتم ''میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ، ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے، ہدایت پا جاؤ گے۔''

یہ حدیث سخت ترین ''ضعیف'' ہے،اس کی ساری کی ساری سندیں ''ضعیف'' ہیں۔

١☆ حدیثِ جابر :

(المؤتلف للدارقطنی : ١٧٧٨/٤، جامع بیان العلم وفضله لابن عبدالبر : ١٧٦٠)

تبصرہ :

اس کی سند ''ضعیف وساقط'' ہے، کیونکہ:

(ا) اس میں اعمش بن سلیمان ''مدلس'' ہیں، جو کہ ''عن'' سے روایت کر رہے ہیں، نیز اعمش کا ابو سفیان سے سماع بھی نہیں ہے۔

(ب) اس کا راوی سلام بن سلیمان المدائنی ''ضعیف'' ہے۔(تقریب التهذیب لابن حجر : ٢٧٠٤)

(ج) امام عبدالبر نے اس کے راوی الحارث بن غصین کو ''مجہول'' کہا ہے۔

دوسری سند : (غرائب مالك للدارقطنی ، عن جمیل بن زید عن مالك عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر)

حافظ ابنِ حجر لکھتے ہیں: **وجمیل لا یعرف ، ولا اصل له فی حدیث مالک ولا من فوقه .**

''جمیل مجہول ہے،اس حدیث کی مالک اور اس سے اوپر والے راویوں سے کوئی حقیقت نہیں۔''

(التلخیص الحبیر : ١٩٠/٤)

٢☆ حدیث عمر : (الکامل لابن عدی :٣ /١٠٥٧، المدخل للبیهقی:١٥١، الکفایة للخطیب: ٩٥-٩٦)

تبصرہ :

اس کی سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے، کیونکہ:

(ا) اس میں عبدالرحیم بن زید العمی راوی ''متروک'' ہے،اس کو امام یحییٰ بن معین نے ''کذاب'' قرار دیا ہے۔(التقریب : ٤٠٥٥)

(ب) اس کا باپ زید العمی جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے، اس کے بارے میں حافظ ہیثمی فرماتے ہیں:

ضعفه الجمهور . ''جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔'' (مجمع الزوائد : ۱۰/ ۱۱۰)

حافظ ابنِ حجر کہتے ہیں: ضعیف عند الجمهور . ''جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔'' (نتائج الافکار: ۲۵۳)

۳☆ حدیث ابنِ عمر :

مثل أصحابی مثل النّجوم ، یهتدٰی بها ، فبأیّهم أخذتم بقوله اهتدیتم .(مسند عبد بن حمید : ۷۸۳)

تبصره :

اس کی سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے، اس کا راوی حمزہ بن ابی حمزہ الجزری ''متروک، متہم بالوضع'' ہے۔

(التقریب : ۱۵۱۹)

٤☆ حدیثِ أبی هریره :

مثل أصحابی مثل النّجوم ، من اقتدٰی ....اهتدٰی .(مسند القضاعی : ۱۳٤٦)

تبصره :

۱☆ اس کی سند میں جعفر بن عبد الواحد الہاشمی راوی ''کذاب'' ہے۔(التلخیص الحبیر : ٤/ ۱۹۱)

حافظ ذہبی کہتے ہیں: هٰذا الحدیث من بلایا جعفر بن عبد الواحد . ''یہ حدیث جعفر بن عبد الواحد کی مصیبتوں میں سے ہے۔'' (میزان الاعتدال : ۱/ ٤۱۳)

۲☆ اس میں اعمش کی ''تدلیس'' بھی ہے۔

٥☆ حدیثِ ابنِ عباس :

انّ أصحابی بمنزلة النّجوم فی السّماء ، فأیّها أخذتم به اهتدیتم ، و اختلاف أصحابی لکم رحمةٌ . ''میرے صحابہ آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں، جس کا دامن پکڑ لوگے، ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے، میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے باعثِ رحمت ہے۔'' (المدخل للبیهقی : ۱۵۲، الکفایة للخطیب ، ص: ۹۵)

تبصره :

اس کی سند سخت ''ضعیف'' ہے، کیونکہ:

۱☆ اس کے راوی سلیمان بن ابی کریمہ کو جمہور نے ''ضعیف'' کہا ہے،

نوٹ : السّنة لأبی ذر الهروی میں مندل بن علی العنزی (ضعیف عند الجمہور) نے اس کی متابعت کر

رکھی۔(التلخیص: ٤/ ١٩١)

٢☆ اس کا راوی جویبر بن سعید الازدی سخت ترین ''ضعیف'' ہے۔

٣☆ الضحاک بن مزاحم نے عبداللہ بن عباس سے سماع نہیں کیا۔(اتحاف المهرة لابن حجر : ٧/ ٢٤٨)

٦☆ حدیثِ جواب بن عبیداللہ :

انّ مثل أصحابی کمثل النّجوم هٰهنا وهٰهنا ، من أخذ بنجم منها اهتدٰی أو بأیّ قول أصحابی أخذتم فقد اهتدیتم .(المدخل للبیهقی : ١٥٣)

تبصرہ :

اس کی سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے، کیونکہ اس میں وہی جویبر راوی ہے، جس کو امام نسائی(الکامل لابن عدی: ٢/ ١٢١) اور امام دارقطنی(الضعفاء والمتروکین : ١٤٧) وغیرہ نے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

اس کے بارے میں حافظ بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هٰذا حدیث متنه مشهور و أسانیده ضعیفةٌ ، لم یثبت فی هٰذا اسنادٌ .

حافظ ابنِ حجر اس سند کے بارے میں لکھتے ہیں: **هٰذا مرسلٌ أو معضلٌ** .(تخریج احادیث المختصرة : ١/ ١٤٦)

٧☆ حدیثِ انس :

مثل أصحابی مثل النّجوم یهتدٰی بها،فاذا غابت تحیّروا .(مسند بن ابی عمر(المطالب لابن حجر:٤١٥٦)

تبصرہ :

اس کی سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے، کیونکہ:

١☆ اس میں زید العمی راوی ہے، جس کا حال بیان ہو چکا ہے۔

٢☆ یزید الرقاشی راوی ''ضعیف'' ہے۔(التّقریب : ٧٦٨٣) اس کو امام نسائی اور امام حاکم نے ''متروک'' قرار دیا ہے۔(تهذیب التهذیب : ١١/ ٢٧٠)

حافظ ہیثمی کہتے ہیں: **ضعّفه الجمهور** . ''جمہور نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔''(مجمع الزوائد : ١/ ١٠٥)

٣☆ اس میں سلام بن سلیم الطّویل ''متروک'' ہے۔(التقریب : ٢٧٠٢)

حافظ ابنِ حجر نے اس کی سند کو ''ضعیف'' کہا ہے۔(المطالب العالیة لابن حجر : ٤/ ١٤٦)

الحاصل : یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ سخت ترین ''ضعیف'' ہے۔

فائدہ :

سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف سر مبارک اٹھایا اور آپ بکثرت آسمان کی طرف سر مبارک اٹھاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

النّجوم أمنة للسّماء ، فاذا ذهبت النّجوم أتى السّماء ما توعد ، وأنا أمنة لأصحابى ، فاذا ذهبت أنا أتى أصحابى ما يوعدون ، وأصحابى أمنة لأمّتى ، فاذا ذهب أصحابى أتى أمّتى ما يوعدون .

''ستارے آسمان کی حفاظت کا سامان ہیں، جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ (آفت) آجائے گی، جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے، میں اپنے صحابہ کے لیے حفاظت کا سامان ہوں، جب میں (دنیا سے) چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ (فتنے) آئیں گے، جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے، میرے صحابہ میری امت کے لیے حفاظت کا سامان ہیں، جب میرے صحابہ (دنیا سے) چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ (فتنے) آجائیں گے، جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔'' (صحيح مسلم : ٢٥٣١)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ حافظ بیہقی رحمہ اللہ کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

هو يؤدّى صحّة التّشبيه للصّحابة بالنّجوم خاصّة ، امّا فى الاقتداء ، فلا يظهر من حديث أبى موسىٰ .

''یہ حدیث صحابہ کو ستاروں سے صرف تشبیہ دینے کو صحیح قرار دیتی ہے، رہا (کسی ایک صحابی کی) اقتدا کا معاملہ، تو وہ ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔'' (تلخيص المستدرك : ٤/ ١٩١)

سوال ③ : رنگ دار اور پھول دار قالین پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: رنگ دار اور پھول دار قالین پر نماز پڑھنا درست اور صحیح ہے، اس پر دلیل یہ ہے:

قال الامام ابن أبى عاصم فى كتاب اللّباس : حدّثنا أبو يحيىٰ محمّد بن عبد الرّحيم : حدّثنا روح بن عبادة : حدّثنا شعبة عن الشّيبانىّ عن عبد اللّٰه بن شدّاد عن ميمونة ، قالت : كان رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم يصلّى على الخمرة ، وفيها تصاوير .

''سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی پتیوں سے بنی ہوئی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے، اس پر (بے جان چیزوں کی) تصویریں تھیں۔'' (سير أعلام النبلاء للذّهبى : ٤٠٧/٩، وسندهٗ صحيح)

تنبیہ نمبر ۱:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

کان قرام لعائشة سترت به جانب بیتها ، فقال النبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم : أمیطی عنّا قرامک هٰذا ، فانّه لا تزال تصاویره تعرض لی فی صلاتی .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک زیبائشی چادر (برائے پردہ) تھی، جوانہوں نے اپنے گھر کے ایک طرف لٹکا رکھی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی زیبائشی چادر کو ہمارے سامنے سے ہٹا دو، کیونکہ اس کی تصویریں نماز میں میرے سامنے (آ کر) نماز میں خلل اندازی اور خرابی کا باعث بنتی ہیں۔''

(صحیح بخاری : ۳۷٤)

شارحِ بخاری حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

ودلّ الحدیث علٰی أنّ الصّلاة لا تفسد بذٰلک لأنّه صلّی اللّٰه علیه وسلّم لم یقطعها ولم یعدها . ''یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ اس طرح (ایسے کپڑے پر جس پر نقش وغیرہ بنے ہوں، کو سامنے لٹکا کر یا اس پر نماز پڑھنے سے) نماز فاسد نہیں ہوتی، کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نماز ختم کی ہے، نہ ہی اس کو دوبارہ پڑھا ہے۔'' (فتح الباری : ۱/ ٤٨٤)

صحیح مسلم (۵۵۶) میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نقش دار چادر تھی، (جو آپ کو ابوجہم صحابی نے تحفہ میں دی تھی) **فکان یتشاغل بها فی الصّلاة** جس کی وجہ سے آپ نماز میں مشغول ہو جاتے تھے، آپ نے وہ چادر ابوجہم کو واپس دے دی اور اس سے بغیر نقوش کے اونی چادر لے لی۔

صحیح بخاری (۳۷۳) اور صحیح مسلم (۵۵۶) کی ایک روایت کے الفاظ ہیں:

فانّها ألهتنی عن صلاتی . ''اس (نقش دار چادر) نے مجھے میری نماز سے غافل اور مشغول کر دیا۔''

ایک روایت میں ہے: **فانّی نظرت الیٰ علَمِها فی الصّلاة ، فکاد یفتننی .**

''میں نے نماز میں اس چادر کی دھاریوں کی طرف دیکھا، قریب تھا کہ یہ مجھے فتنے میں مبتلا کر دیتیں۔''

(مؤطا امام مالک : ٦٨، وسندهٗ حسن)

ام علقمہ مرجانہ ''صدوقہ حسنۃ الحدیث'' ہیں، امام عجلی اور امام ابنِ حبان وغیرہ نے ان کو ''ثقہ'' کہا ہے۔

ثابت ہوا کہ ہر وہ نقش دار چیز جو نماز میں غفلت کا باعث بنے، توجہ میں خلل انداز ہو، اس پر نماز پڑھنے سے اجتناب کرنا چاہیے، بصورتِ دیگر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

تنبیہ نمبر ۲:

سفینہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاں مہمان ٹھہرا، آپ نے اس کے لیے کھانا تیار کیا، سیدہ فاطمہ نے کہا، اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دعوت دیتے اور آپ ہمارے ساتھ کھانا تناول فرماتے تو بہتر تھا، انہوں نے آپ کو دعوت دی، آپ تشریف لائے، آپ نے دروازے کی چوکھٹ کی دو طرفوں پر ہاتھ مبارک رکھا تو دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں زیبائشی پردے آویزاں کیے گئے ہیں، آپ واپس لوٹ گئے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا، دیکھیں کہ کس چیز نے آپ کو واپس لوٹا دیا (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں، میں آپ کے پیچھے گیا، میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! کس چیز نے آپ کو واپس لوٹا دیا، آپ نے فرمایا:

انّه ليس لي أو لنبيّ أن يدخل بيتاً مزوقا .

''میرے لیے یا کسی نبی کے لیے یہ زیبا نہیں کہ وہ ایسے گھر میں داخل ہو، جس میں زیبائشی پردے ہوں۔''

(مسند الامام أحمد : ٥ /٢٢٠_٢٢١_٢٢٢، ٥ /٢٢٢، سنن أبی داوٗد : ٣٧٥٥، سنن ابن ماجه : ٣٣٦٠، مسند اسحاق : ٢١١٢، شعب الايمان للبيهقی : ٢٤٨، وسندهٗ صحيح)

امام ابنِ حبان (٦٣٥٤) نے اس حدیث کو ''صحیح'' اور امام حاکم (١٨٢/٢) نے اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے گھر میں زیبائشی پردے لٹکانا خلافِ اولیٰ ہے، اجتناب بہتر ہے، واضح رہے کہ جس پردے پر جاندار کی تصویر ہو، وہ گھر میں لٹکانا ناجائز ہے۔

تنبیہ نمبر ۳:

شریح بن ہانی نے سیدہ عائشہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی پر نماز پڑھتے تھے؟ میں نے اللہ کی کتاب میں سنا ہے: ﴿وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا﴾(بنی اسرائيل : ٨)

''جہنم کافروں کے لیے جیل خانہ ہے۔'' اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی پر نماز نہیں پڑھی۔ (مسند أبی يعلیٰ الموصلی : ٤٤٤٨، المقصد العلی : ٣٤٢، مصنف ابن أبی شيبة : (المطالب العالية : ١ /٣٤٥) وسندهٗ حسن)

حافظ ہیثمی فرماتے ہیں: **رجاله موثّقون .** ''اس کے راویوں کی توثیق کی گئی ہے۔'' (مجمع الزّوائد : ٢ /٥٧)

عدمِ رؤیت وعلم عدمِ وجود وثبوت کو مستلزم نہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی معلومات کا اظہار فرمایا ہے، جبکہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چٹائی پر نماز پڑھنا ثابت ہے۔ (صحيح مسلم)